

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

حقق ہے اس کے متعلق احادیث صحیحہ کے اندر موجود ہے جو کہ صحاح ستہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں آپ ﷺ کے دور کا ایک واقعہ بھی بیان ہے کہ ایک آدمی کو کسی غیر مسلم آدمی کی نظر پڑ گئی اور اس کو بہت تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ غسل کر کے اس کا پانی دے دے پھر اس پانی سے اس نظر و

دماغ و آئینہ نازش اللہ علی لہ رزقنا (حدود: ۱۶)

نہ کہ یہ حکم ہے کہ وہ حصول رزق کے لیے جدوجہد کرے، اس کے حصول کے اسباب تلاش کرے۔

نہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی انسان اس قسم کی جدوجہد نہیں کرتا اور اس کو رزق نہیں ملتا تو یہ اس کا قصور رکھا جائے گا کہ جہاں پر اس کو امر تھا وہاں پر اس نے قصور کیا۔ تو جس طرح رزق کے لیے جدوجہد کرنے والے کو کچھ حاصل ہوا تو واقعی وہ اس کی کوشش کا نتیجہ کہا جائے گا لیکن اس کی وجہ سے یوں نہ جو یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کو قتل کر دیا تو اس نے گویا کہ ان کے کہنے کے مطابق شرک کیا اور قاتل کو بھی کوئی سزا نہیں ملنی چاہیے کیونکہ مارنے والا تو وہ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ پوری دنیا اس کو قاتل اور خون کرنے والا کہے گی دوسرے کسی کے دل میں یہ بات بھی پیدا نہیں ہوتی کہ اس طرح کہنے سے وہ مشرک ہو؟ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے عالم اسباب بنایا ہے اور اس میں اپنے اہل قانون بنائے ہیں کہ جو اس طرح کرے گا اس کا اہل طور پر یہ نتیجہ نکلے گا یا کوئی کسی کو کسی چیز سے قتل کرنے کا ارادہ کرے یا عملی قدم اٹھائے پھر اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مشیت بھی اس کے موافق ہے تو اس کے مرنے کا نتیجہ نکلے گا اور ابھی کام کرے وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور نتیجہ کے مطابق وجود میں آیا ہے لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور انسان کی طرف اس کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے اس سلسلہ میں اپنی کوشش کی اور مقرر کردہ نتیجہ کے حصول کا سبب بنا۔ یعنی نفع و نقصان کا انسان صرف سبب بنتا ہے اور اس کے ارادہ کے ماتحت وہ بیچ گیا مگر زہر کھانے والا اور گویا مارنے والا اپنی کوشش اور اسباب کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔ یعنی اسی طرح نظر بد کو بھی اللہ تعالیٰ نے دوسرے کو نقصان پہنچانے کا سبب بنایا ہے لیکن اگر اللہ نے نہیں چاہا تو نظر بد نہیں لگے گی۔ پانی اگر نظر بد لگانے والا نہ روئی حسد یا بغض کی وجہ۔

یہ طرح سحر کو بھی اللہ تعالیٰ نے نقصان کا سبب بنایا ہے خود بیویوں نے نبی کریم ﷺ پر سحر کیا جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ عرصہ جسمانی تکلیف لاحق رہی، آپ ﷺ کے توجہات اللہ تعالیٰ نے باند تر باند کئے لیکن بیوی اس سبب کی وجہ سے سنگین گناہ کا مرتکب بنا جس کا انتہائی ہولناک نتیجہ قیامت

فما ہم بظاہرین یہ من عبد اللہ یا ذن اللہ (البقرہ: ۱۰۲)

نہ جس نے سحر کیا وہ جو گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ